آفتاب رشد و ہدایت
فانوس شمع شریعت تنویر علم و بصیرت
منبع خیر و برکت
یعنی
حیات اعلیٰ حضرت
حصہ اوّل
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

۵۸۶

حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل

از

ملک العلما مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ
آرام باغ کراچی

Butt

کہاکہ مسہل کے دن بھی برابر لکھتے ہیں اور قریباً ۲۰ مسہل ہوں گے۔ آنکھوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے طبیب صاحب نے بہت سمجھایا تو یہ ارشاد فرمایا اچھا مسہل کے دن میں خود نہیں لکھوں گا۔ دوسروں سے لکھوادیا کروں گا۔ اور غیر مسہل کے دن میں خود لکھوں گا۔ طبیب صاحب نے کہا اس کو غنیمت سمجھو اُس کا یہ انتظام کیا گیا کہ ایک مکان میں چند الماریاں لگا کر اُس میں کتابیں رکھدی گئیں مسہل کے دن حضرت اُس مکان میں تشریف لے گئے اور صرف میں۔ دروازہ بند کر دیا گیا۔ اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا اُس کا کچھ مضمون لکھا کر مجھ سے فرماتے کہ الماری میں سے فلاں جلد نکال لو اکثر کتابیں مصری اُس کی کئی کئی جلدوں میں تھیں مجھ سے فرماتے اتنے صفحے لوٹ لو اور فلاں صفحہ پر اتنی سطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہوا ہے اُسے نقل کر دو میں وہ فقرہ دیکھکر پورا مضمون لکھتا اور سخت متحیر ہوتا کہ وہ کونسا وقت ملا تھا کہ جس میں صفحہ اور سطر گن کر رکھے گئے تھے غرضیکہ اُن کا حافظہ اور یہ داخلی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔

جامع حالات حقیر ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ کہتا ہے کہ اعلیحضرت ایک مرتبہ پیلی بھیت تشریف لے گئے اور حضرت استاذی مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی قدس سرہٗ کے مہمان ہوئے اثنائے گفتگو میں عقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ کا ذکر نکلا حضرت محدث سورتی صاحب نے فرمایا کہ میرے کتبخانہ میں ہے اتفاق وقت باوجودیکہ اعلیحضرت کے کتبخانہ میں کتابوں کا کافی ذخیرہ تھا اور ہر سال معقول رقم کی نئی نئی کتابیں آیا کرتی تھیں۔ مگر اس وقت تک عقود الدریہ منگوانے کا اتفاق نہ ہوا تھا اعلیحضرت نے فرمایا میں نے نہیں دیکھی ہے۔ جاتے وقت میرے ساتھ کر دیجئے گا۔ حضرت محدث سورتی صاحب نے بخوشی قبول کیا اور کتاب لا کر حاضر کر دی مگر ساتھ ساتھ فرمایا کہ جب ملاحظہ فرمالیں تو بھیجدیجئے گا۔ اس لئے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں میرے پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں جن سے فتویٰ دیا کرتا ہوں اعلیحضرت نے فرمایا اچھا اعلیحضرت کا قصد اُسی دن واپسی کا تھا مگر اعلیحضرت کے ایک جان نثار مرید نے حضرت کی دعوت کی اس وجہ سے رک جانا پڑا اشب کو اعلیحضرت نے عقود الدریہ کو جو ایک ضخیم کتاب دو جلدوں میں تھی ملاحظہ فرمالیا دوسرے دن دوپہر کے بعد ظہر کی نماز پڑھکر گاڑی کا وقت تھا بریلی شریف روانگی کا قصد فرمایا جب اسباب درست کیا جانے لگا۔ تو عقود الدریہ کو بجائے سامان میں رکھنے کے

Butt

فرمایا کہ محدث صاحب کو دے آؤ مجھے تعجب ہوا کہ قصد لیجانے کا تھا واپس کیوں فرمارہے ہیں لیکن کچھ بولنے کی ہمت نہ ہوئی حضرت محدث صاحب کی خدمت میں میں نے حاضر کیا وہ اعلیحضرت سے ملنے اور سٹیشن تک ساتھ جانے کے لئے زنانہ مکان سے تشریف لا ہی رہے تھے۔ کہ میں نے اعلیحضرت کا ارشاد فرمایا ہوا جملہ عرض کیا فرمایا میں اس کتاب کو لئے ہوئے حضرت محدث صاحب کے ساتھ واپس ہوا حضرت محدث صاحب نے فرمایا کہ میرے اس کہنے کا کہ جب ملاحظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا۔ ملال ہوا کہ اس کتاب کو واپس کیا فرمایا قصد بریلی ساتھ لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی حضرت محدث سورتی صاحب نے فرمایا بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا اعلیحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینے تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتاوی میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا

مزاح وظرافت

حضرت سید شاہ اسمٰعیل حسن میاں صاحب مارہری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جدی سیدنا سید شاہ برکت اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کے عرس میں مولانا احمد رضا خانصاحب تشریف لائے اُس سفر میں اُن کے بہنوئی بھی اُن کے ساتھ تھے اُنہوں نے میرے خادم غلام نبی سے اُس کی ذات پوچھی اُس نے جواب دیا ہم پٹھان ہیں اس پر انہوں نے کہا تو تم ہمارے بھائی ہو اُنہوں نے غلام نبی سے دریافت کیا تم کون سے پٹھان ہو۔ چونکہ وہ بوجہ لڑکپن و ناواقفی جواب نہ دے سکتا تھا اور بار بار کے سوال سے چڑھ گیا اس نے کہا میں کون پٹھان چمر پٹھان ہیں اس پر مولانا نے ازراہ مزاح اپنے بہنوئی سے فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی ہیں اور اپنے کو چمر پٹھان بتاتے ہیں تو یہ آپ کی اصل آج معلوم ہوئی کہ آپ چمر پٹھان ہیں

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور مسجد سے تشریف لا رہے تھے دیکھا کہ ایک بازیگر کے پاس لوگوں کا مجمع ہے اور پانی کا بھرا ہوا کٹورا ایک ڈورے کا سرا ڈال کر اُسے اُٹھا رہا ہے حضور نے اپنے پائے مبارک سے اپنا جوتہ اتار کر اُس کے سامنے ڈال دیا